اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار ۔ فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۰ ۔ جلد ۱۳

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۲۵ء یوم سہ شنبہ مطابق ۶ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

ترجمۃ القرآن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا اعلان

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے دل میں تحریک ہوئی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر نوٹ پہلے شائع کر دیئے جاویں۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرے ایڈیشنوں میں انکو وسیع کر دیا جائے۔ اس طرح جماعت کے پاس ایک ایسی چیز ہو جائیگی۔ جس سے وہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ اور ایک ایسی بنیاد قائم ہو جائیگی۔ جسپر میں آیندہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو تھوڑے سے وقت کے ساتھ ایک زیادہ مکمل بنیاد رکھ سکوں گا۔ ورنہ موجودہ کم فرصتی کو دیکھ کر میں ڈرتا ہوں۔ کہ ایک مفصل نوٹوں والے ترجمہ کا خیال خیال ہی کی حد تک نہ رہے۔ پس میں ان دوستوں سے جو قرآن کریم کے ترجمہ اور نوٹوں سے ایسی دلچسپی رکھتے ہوں۔ مشورہ چاہتا ہوں۔ کہ کیا اس طرح کام شروع کر دیا جائے یا اسوقت تک ملتوی رکھا جائے۔ کہ میری صحت اور فرصت اجازت دیں۔ کہ وسیع پیمانہ پر کام شروع کیا جا سکے۔

دوسرا امر جس کے متعلق میں مشورہ چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ آیا شروع سے پارے شائع کئے جاویں۔ یا پہلے آخری

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دائیں پاؤں میں دو تین روز سے پھنسی نکلی ہوئی ہے۔ جس سے حضور کو چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

فلان محمد امین خان صاحب مبلغ بخارا معہ حاجی مردان قل صاحب بخارائی جو کچھ عرصہ سے حصول تعلیم دین کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے۔ واپس بخارا تشریف لے گئے ہیں۔ بہت سے احباب انہیں الوداع کرنے کے لئے قصبہ کے باہر تک گئے۔

چودھری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ رخصت پر اپنے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے غالباً آپ کشمیر جائینگے۔

اس سال حسب ذیل اصحاب نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا (۱) مولوی محمد اسحٰق صاحب (۲) مولوی علی محمد صاحب ہوشیار پوری (۳) مولوی عبد الغنی صاحب ہزاروی (۴) مولوی احمد حسین صاحب۔

اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل مہمان تشریف لائے۔ چودھری نظام الدین صاحب شیخ فضل احمد صاحب راولپنڈی سے۔ چودھری غلام احمد صاحب کریام سے۔ شیخ غلام فرید صاحب سیالکوٹ سے۔ منشی غلام محمد صاحب

دو تین پارے شائع کرتے جاویں۔ تاکہ نمازیں جو سورتیں پڑھتے ہیں۔ لوگوں کو ان کے معنے سمجھنے کا موقعہ مل جاوے۔ اور بعد میں ابتدائی پاروں کو لیا جاوے۔

میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ اسوقت اسقدر کتب چھپی ہوئی پڑی ہیں۔ کہ بک ڈپو کے پاس طاقت نہیں کہ وہ زیادہ روپیہ خرچ کر سکے۔ اس لئے اسی صورت میں ترجمہ شائع ہو سکیگا۔ کہ کم سے کم تین ہزار خریدار کا احباب انتظام کر سکیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جلد سے جلد ان امور کے متعلق مجھے اپنے مشورہ سے اطلاع دیکر ممنون فرماوینگے۔

خاکسار

میرزا محمود احمد - خلیفۃ المسیح - قادیان

ہندوؤں میں تبلیغ اسلام

(جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے قلم سے)

اس سے پہلے مضمون میں عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ ہندو قوم کا دارو مدار قومی رسوم اور تمدن کے متعلق قوانین اور دستور العمل پر ہے۔ نہ کہ الٰہیات کے متعلق عقائد۔ اور اس ضمن میں یہ عرض کیا گیا تھا۔ کہ ان لوگوں کا رسومات میں اشتراک اور اتحاد اصل چیز ہے۔ اور عقائد مذہبی محض فروع ہیں۔ اور اگر رسومات اور تمدن میں اتحاد اور اشتراک موجود ہو۔ تو مذہبی عقائد کی نسبت ہندو سوسائٹی میں بالکل سوال نہیں اٹھایا جاتا۔

اس سے پہلے میں نے صرف ہندوؤں کے مختلف فرقوں کی مثالیں دی تھیں۔ لیکن ناظرین کو غالباً تعجب ہوگا۔ کہ ہندوؤں کی بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ اعتقاداً اصل وہ لوگ مسلمان ہیں۔ لیکن رسومات قومی کے قیام کی وجہ سے ہندوؤں میں شامل ہیں۔ اور ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا۔ مثلاً ملکانہ قوم کے متعلق جو ہمیں تکلیف اٹھانی پڑی ہے اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ مذہباً مسلمان ہیں۔ لیکن ہندوانی رسومات پر قائم ہیں۔ اس لئے ہندو اپنے اصل کے مطابق ہندو ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اور مسلمان اسلامی اصل کے مطابق انکو مسلمان سمجھتے رہے ؛

اسی طرح سے آغا خانی لوگ ہیں۔ یہ لوگ اعتقاداً شیعہ مذہب کے مسلمان ہیں۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور فرقہ اسماعیلی کے سب اماموں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ہندو رسومات پر قائم رہنے کی وجہ سے ہندو سوسائٹی میں شامل ہیں۔ اب چونکہ تحقیقات اور کش مکش کا زمانہ شروع ہو گیا ہے اس لئے ان میں سے بعض لوگ واپس ہندو مذہب میں جا رہے ہیں۔ اور اکثر حصہ ٹھیک ملکانوں کی طرح مسلمان ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔ اسی طرح شمسی۔ پیر پرست اور سرورئے ہندو ہیں۔ جو عقائد میں مسلمان پیروں کو پوجتے ہیں۔ سور کھانے سے قطعی پرہیز کرتے ہیں۔ اور مسلمان کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔ لیکن رسمی لحاظ سے ہندو ہیں۔ اور ہندوؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ اور پنجاب کے ہندو جاٹ جو ابھی تک سکھ نہیں ہوئے۔ ایسے ہی اسلامی ہندو فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

چونکہ ایسے فرقوں کا ذکر آگیا ہے اس لئے یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ اس قسم کے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام بہت آسان ہوتی ہے۔ اور جلدی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کا پختہ عقیدہ ہے۔ کہ مسلمان خدا رسیدہ ہوتے ہیں۔ اور اکثر اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ مسلمان پیروں کو پوجتے ہیں۔ اور ان کی قبروں پر جاکر نذرانے پیش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسے موقع پر خانقاہ کے مجاوروں کے ہاتھ سے لیکر کھانا بھی کھا لیتے ہیں۔ عموماً ان لوگوں کی اغراض دنیاوی ہوتی ہیں۔ لیکن باوجود اس تمام دنیاداری کے ان لوگوں کی روح پر اسلام کا ایک گہرا نقش ہو چکا ہے۔ اور پشت ہا پشت سے یہ لوگ مسلمان پیروں کو مانتے چلے آتے ہیں۔ اور ان سے مانوس ہیں۔ اس لئے جو دوست ہندو اقوام میں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنے ہمسائے میں ایسے لوگوں کو تلاش کریں۔ اسکے بعد ان کے ساتھ دوستانہ راہ و رسم قائم کریں۔ اور پھر آہستگی اور محبت سے انکو نور اسلام کی طرف کھینچنے کی کوشش کریں۔ جب ان لوگوں کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ آپ کا تعلق ہے۔ اور آپ مخلوق خدا کے سچے بہی خواہ ہیں۔ اور آپ کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تو یہ لوگ انشاء اللہ تعالےٰ ضرور مسلمان ہو جائیں گے۔ اسلئے ان کے ساتھ مباحثانہ طرز تبلیغ بالکل اختیار نہ کی جائے ایسے لوگوں کو قادیان بھی لانے کی کوشش کرنی چاہیئے حضرت صاحب سے ملاقات ایسے لوگوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہندو قومی تحریک کے ماتحت ایسے لوگوں کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے۔ لیکن ایک ہوشیار مبلغ اسلام کے لئے ایسے فرقوں میں ابھی تک بہت موقع ہے۔ اور ایسے لوگ ہندو راجپوت۔ جاٹ۔ سینی۔ چمار۔ سنار اور دیگر پیشہ ور اقوام میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ خوش عقیدہ ہیں۔

ایک سخی سرور کو ماننے والے ہندو سے میری گفتگو ہوئی۔ میرے دریافت کرنے پر اس نے کہا۔ کہ میں سخی سرور کو مانتا ہوں۔ میں نے کہا۔ کہ پیر کے پیر کو ماننا ضروری ہے۔ میں نے کہا آپ کے پیر کے پیر کا نام محمدؐ تھا (صلے اللہ علیہ وسلم) جس کا مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں۔ اگر تم کلمہ پڑھو۔ تو کیا اچھا ہو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں اس کا منکر تو نہیں ہوں ایسے رنگ میں اگر ان لوگوں کو تبلیغ کی جائے۔ تو ناراض بھی نہیں ہوتے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیابی کی بھی امید ہوتی ہے۔

ایک نو مسلمہ کا خط

جن دنوں عاجز لنڈن میں تھا۔ ایک لڑکی بنام مس کلارا کارڈن مسلمان ہوئی تھی۔ اور اس کا نام جمیلہ رکھا گیا تھا۔ وہ آج کل اپنے مسلمان خاوند کے پاس لورپول میں رہتی ہے جس سے اسکے دو لڑکے ہیں۔ بی جمیلہ اپنے ایک خط میں شیخ عبد الحمید صاحب احمدی اکونٹنٹ لاہور کو لکھتی ہیں کہ :-

"میں اپنے بڑے لڑکے کو مدرسہ میں داخل کرانے گئی۔ تو جب میں نے ہیڈ ماسٹر کو کہا۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور میرے لڑکے کو بائبل نہ پڑھائی جائے۔ تو پہلے تو وہ باور ہی نہ کریں۔ اور بار بار کہیں۔ کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم مسلمان نہیں ہو۔ اور لڑکے کو عیسائیوں کی طرح تعلیم دی جائیگی جب میں نے اصرار کیا۔ تو اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ پر بحث ہوتی رہی۔ اور میں نے دلائل دئے۔ کہ اسلام کا مذہب اپنے اندر ایسی خوبیاں رکھتا ہے۔ جو عیسائیت میں نہیں۔ تو ہیڈ ماسٹر صاحب کھسیانے سے ہو کر خاموش ہو گئے۔ اس ملک میں جو حال عیسائیوں کا اخلاقاً و عملاً ہے وہ بہت ہی گرا ہوا ہے۔ اور اسپر کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں"۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ - قادیان -

دعا کی جائے

جناب فاطمہ بیگم صاحبہ جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی ہمشیرہ ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ حضرت ام المومنین صاحبہ کا ارشاد ہے کہ جماعت احمدیہ انکی صحت کے لئے دعا کرے۔ آجکل وہ تبدیلی آب ہوا کے لئے منصوری [illegible] تشریف لے گئی ہوئی ہیں :

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان - ۲۸ جولائی ۱۹۲۵ء

کیا اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے؟

قرآن شریف اور قتل مرتد

مذہبی اعتقاد کی بناء پر تکلیف دینا انبیاء کے دشمنوں کا شیوہ ہے

(نمبر ۱۵)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

آؤ! ہم قرآن شریف کی طرف رجوع کریں۔ اور گذشتہ امتوں کے حالات کا جو ہمارے لئے بطور سبق بیان کئے گئے ہیں۔ مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ مذہب کی تبدیلی پر دکھ دینا کن لوگوں کا شیوہ رہا ہے۔ مومنین کا یا کفار کا؟ حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک جس قدر بڑے بڑے نبی اور رسول گذرے ہیں۔ میں ان میں سے اکثر کے حالات کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ تا آپ کو معلوم ہو۔ کہ امراء کابل نے نعمت اللہ خان مرحوم اور دیگر شہداء جماعت احمدیہ کو سنگسار کرکے کس گروہ میں اپنے تئیں داخل کیا ہے۔ اور کس جماعت کے نقش قدم پر گامزن ہوئے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد پہلا اولوالعزم نبی جنہیں خدا تعالےٰ نے انکی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اور جن کا ذکر قرآن شریف میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ جب آپ مبعوث ہوئے۔ تو آپ کی قوم میں سے کچھ لوگوں نے تو آپ کو قبول کیا۔ لیکن باقی سب لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔ اور اسوقت دو جماعتیں قائم ہو گئیں۔ ایک مومنین کی اور دوسری کفار کی۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم سے کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور مجھے قبول کرو۔ اور پھر فرماتے ہیں۔ ان انا الا نذیر مبین۔ میں تو لوگوں کو صاف طور پر ڈرانے والا ہوں اور بس۔ میرا یہ کام نہیں۔ کہ میں کسی کو جبراً اپنے دین میں داخل کروں۔ مگر ان کی قوم کہتی ہے۔ لئن لم تنتہ ینوح لتکونن من المرجومین (شعراء ع ۶) اے نوح! اگر تم اپنے اس نئے مذہب سے باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دئے جاؤ گے۔

اب دونو کے طریق کا مقابلہ کرو۔ حضرت نوح علیہ السلام تو اپنی قوم کو اپنے نئے پیغام کی طرف بلاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ میرا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور بس۔ مگر ان کی قوم انکو سنگساری کی دھمکی دیتی ہے اب آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں۔ کہ ان دونو راہوں میں سے کونسی راہ خدا کی رضا کی راہ ہے۔ اور کونسی راہ وہ ہے جو خدا تعالےٰ کے نزدیک بری ہے۔ اور غضب الٰہی کو بھڑکاتی ہے۔ اور آپ ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ فرمالیں کہ ان دونوں میں سے کونسی راہ ہے۔ جو امراء و علمائے کابل نے اختیار کی ؟

پھر حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو بڑا عظیم الشان نبی دنیا میں آیا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ آؤ ہم دیکھیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رویہ کیسا تھا اور انکی قوم نے کیسا رویہ اختیار کیا۔ اور پھر اس بات کا فیصلہ کریں۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان ان دونو رویوں میں سے کس رویہ کو اختیار کر رہے ہیں۔ اور امیر کابل نے کونسا رویہ اختیار کیا۔ ابراہیمی یا نمرودی؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک نوجوان انسان ہیں جو اپنی قوم کے جھوٹے معبودوں کے عجز اور بیکسی کو ظاہر کرنے کے لئے ان بتوں کو توڑتے ہیں۔ جن کا متولی ان کا اپنا خاندان تھا۔ اور ان کی قوم کے لوگ ٹوٹے ہوئے بتوں کا نظارہ دیکھ کر غضب میں آتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں۔ کس نے ہمارے بت توڑے۔ وہ بڑا ہی ظالم اور بالفاظ مولوی ظفر علی خان صاحب بڑا ہی "مفسد" اور "شریر النفس" انسان ہے۔ اسپر بعض نے پتہ دیا۔ اور کہا۔ سمعنا فتی یذکرہم یقال لہ ابراہیم۔ وہ نوجوان جس کو ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اسکو ہم نے ان بتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ اور پھر وہ نوجوان اپنی قوم کے بزرگوں کے سامنے بلایا جاتا ہے۔ اور سوال وجواب میں جب وہ لوگ لاجواب اور شرمندہ ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں: حرقوہ (الانبیاء ع ۵) یعنے اس نوجوان کو آگ میں ڈالکر جلادو۔ اسی طرح حضرت ابوالانبیاء کے اَبْ آزر اپنی شفقت کا اظہار ان لفظوں میں کرتے ہیں۔ لئن لم تنتہ لارجمنک (مریم ع ۳) اگر تو اپنے اس نئے مذہب سے باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دونگا۔

اب دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا راہ اختیار کی۔ اور انکی قوم نے کیا طریق اختیار کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو اپنی قوم کو انکی اعتقادی اور عملی کمزوریوں پر متنبہ کرتے ہیں۔ مگر ان کی قوم انکو آگ میں جلانے کا فیصلہ کرتی ہے! اور انکے اَبْ آزر سنگسار کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔

پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانہ کی طرف آؤ۔ اور دیکھو وہاں ہمیں کیا نظارہ نظر آتا ہے۔ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کو تو حکم ہوتا ہے۔ اذہبا الیٰ فرعون انہ طغیٰ فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ (طٰہٰ ع ۲) دونو فرعون کے پاس جاؤ۔ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے۔ پھر اس سے نرمی سے بات کرو۔ شاید وہ سمجھ جائے یا ڈرے۔

اسکے مقابل میں فرعون اور انکی قوم کا عمل دیکھو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلما جاءہم بالحق من عندنا قالوا اقتلوا ابناء الذین امنوا معہ واستحیوا نساءہم وما کید الکافرین الا فی ضلل ۰ وقال فرعون ذرونی اقتل موسیٰ ولیدع ربہ انی اخاف ان یبدل دینکم او ان یظہر فی الارض الفساد ۰ (المومن ع ۳) غرض کہ جب موسیٰ ہماری طرف سے حق لیکر فرعون ہامان وغیرہما کے پاس آئے۔ تو انہوں نے حکم دیا کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔ ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور انکی عورتوں کو زندہ رہنے دو۔ اور کافروں کی تدبیریں تو آخرکار سب غلط ہی ہو جاتی ہیں۔ اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو۔ اور وہ اپنے پروردگار کو اپنی امداد کے لئے بلالے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک میں فساد نکال کھڑا کرے۔ ؛

پھران لوگوں کو مخاطب کر کے جو حضرت موسیٰ ؑ کا نشان دیکھ کر ان پر ایمان لائے - فرعون کہتا ہے -

ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ لتخرجوا منھا اھلھا فسوف تعلمون - لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین - قالوا انا الیٰ ربنا منقلبون - وما تنقم منا الا ان اٰمنا بایٰت ربنا لما جاءتنا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین ۝ وقال الملأ من قوم فرعون اتذر موسیٰ وقومہ لیفسدوا فی الارض ویذرک واٰلھتک قال سنقتل ابناءھم ونستحی نساءھم وانا فوقھم قاھرون (الاعراف ع ۱۴-۱۵)

ہونہو یہ تمہارا ایک فریب ہے - کہ شہر میں اگر یہ پاکھنڈ مچایا ہے - تاکہ یہاں کے لوگوں کو اس شہر سے نکال دو - سو تم کو اپنے کئے کا نتیجہ بھی تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائے گا - میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں الٹے کٹواؤں گا - پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا - وہ کہنے لگے - ہم کو تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے - اور تو نے ہم میں قصور ہی کیا پایا - یہی نا کہ جب ہمارے پروردگار کے نشان ہمارے سامنے ظاہر ہوئے - تو ہم ان پر ایمان لے آئے - اور اب ہماری نسبت یہی دعا ہے - کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر انڈیل دے - اور اپنی فرماں برداری کی ہی حالت میں ہم کو اس دنیا سے اٹھا لے - اور فرعون کے لوگوں میں سے سرداروں نے فرعون سے کہا - کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کے لوگوں کو اسی حال پر رہنے دیں گے - کہ ملک میں فساد پھیلاتے پڑے پھریں - اور وہ آپ سے اور آپ کے معبودوں سے روگردانی کرتا رہے - فرعون بولا - نہیں ہم ابھی ان کے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ماریں گے - اور ان کی عورت ذات کو زندہ رکھیں گے - اور ہم ان پر ہر طرح سے غالب ہیں -

متذکرہ بالا واقعات کو ان واقعات پر جو آجکل سرزمین کابل میں ظہور پذیر ہوئے ہیں - چسپاں کرو - اور بتاؤ - کہ مومنین کے حالات کس جماعت پر چسپاں ہوتے ہیں - اور کس نے فرعون کا پارٹ ادا کیا - کن نوجوانوں نے وہ ثبات اور وہ جانثاری دکھائی - جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مومنین نے دکھائی تھی - اور کس گروہ نے ان سے وہ سلوک کیا - جو موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون اور اس کے سرداروں نے مومنین سے کیا تھا -

یہ واقعات قرآن شریف میں اس لئے بیان کئے گئے تھے - کہ مسلمان ان سے عبرت حاصل کریں - اور وہ راہ اختیار نہ کریں - جو پہلے زمانوں میں متکبر اور سرکش اور اپنی طاقت پر گھمنڈ کرنے والے لوگ کیا کرتے تھے - مگر ہائے افسوس بجائے اس کے کہ وہ ان واقعات سے عبرت حاصل کر کے دشمنان حق کی راہوں سے اجتناب کرتے انہوں نے وہی راہ اختیار کی - جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں نمرود نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون اور اسکے سرداروں نے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں یہود کے فریسیوں اور فقیہوں نے اختیار کی تھی -

پھر میں کہتا ہوں - کابل کے سرداروں اور ارکین نے احمدی جماعت کے ساتھ وہی رویہ اختیار کیا ہے - جو مکہ کے عمائد نے صحابہ کی غریب جماعت کے ساتھ اختیار کیا تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے حالات اگر آپکو معلوم نہیں - تو قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیات کو غور سے پڑھئے - تا آپ لوگوں کی آنکھیں کھلیں - اور آپ کو معلوم ہو - کہ آج کابل کے مسلمان کہلانے والے لوگ ہو بہو وہی طریق اختیار کر رہے ہیں - جو مکہ کے کفار نے اختیار کیا -

اللہ تعالےٰ مہاجرین کی نسبت فرماتا ہے - فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی - (آل عمران - ع ۲۰)

پس جن لوگوں نے ہمارے لئے اپنے دیس چھوڑے - اور ہماری وجہ سے اپنے گھروں سے نکالے گئے اور دکھ دئے گئے - یہ آیت اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے - غریب مسلمانوں کو عمائد مکہ نے اس قدر دکھ دئے - اور ان پر اس قدر ظلم کیا - کہ وہ اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور ہو گئے - اور وہ اپنا مال واسباب اور اپنے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر اپنی جان بچانے کے لئے مکہ سے بھاگ گئے -

جو غریب بوڑھے - عورتیں - اور بچے پیچھے رہ گئے - اور جو بھاگنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے - ان کے بڑھاپے اور انکی بے کسی اور انکی عورت ذات ہونے پر بھی ان کو رحم نہ آیا - اور ان پر ظلم وتعدی کا ہاتھ دراز کیا - چنانچہ وہ خدا کے آگے نہایت عجز وانکسار سے زاری کرتے تھے - اور چیختے اور گڑگڑاتے ہوئے کہتے تھے - ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا ۝ (النساء - ع ۱۰)

اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی یعنی مکہ سے کہیں نجات دے - جہاں کے رہنے والے ہم پر ظلم کر رہے ہیں -

اور خود ہی اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا - اور خود ہی اپنی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا - جو لوگ عمائد مکہ کے ظلم وستم سے رستگاری حاصل کرنے کے لئے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے - ان کا پیچھا بھی سرداران مکہ نے نہ چھوڑا اور چاہا - کہ تلوار سے انکو صفحہ ہستی سے مٹا دیں - یا وہ مجبور ہو کر اپنی جان بچانے کیلئے اپنے نئے مذہب سے تائب ہو کر واپس اپنے آبائی مذہب میں داخل ہو جاویں - چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

ولایزالون یقاتلونکم حتیٰ یردوکم عن دینکم ان استطاعوا (البقرہ - ع ۲۷) اور یہ کفار سدا تم سے لڑتے ہی رہیں گے - یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے - تو تم کو تمہارے دین سے واپس اپنے مذہب میں پھیر لیں -

غرض تمام مذہبی تاریخ کو دیکھو - تمہیں ایک ہی نظارہ نظر آئے گا - کہ حق کے متبع کبھی کسی کو مذہبی عقائد کی وجہ سے دکھ دیتے ہوئے نہیں دیکھے جائیں گے - لیکن ہر زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں - کہ حق کے دشمن ہمیشہ خدا کے راستبازوں کو دکھ دیتے ہیں - اور ہمیشہ انکی یہی کوشش ہوتی ہے - کہ وہ اپنے قوت بازو کے زور سے راستبازوں کو یا تو فنا کر دیں - یا انکو مجبور کریں - کہ وہ حق سے توبہ کریں - کوئی ایک مثال بھی تم ایسی پیش نہیں کر سکتے - جبکہ راستبازوں کی جماعت نے دین کے معاملہ میں کسی پر جبر کیا ہو -

خدا تعالےٰ اپنے پاک کلام میں جابجا ایسے لوگوں کی مذمت بیان کرتا ہے - جو دین کے معاملہ میں جبر سے کام لیتے ہیں - اور اس کو ظلم قرار دیتا ہے -

پس مذہبی خیالات کی وجہ سے کسی کو دکھ دینا اور اسکو مجبور کرنا کہ وہ فلاں قسم کے خیالات قبول کرے - خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک ظلم ہے - اور جو بھی اس فعل کا مرتکب ہو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ظالم اور جابر ہے - اور خدا تعالےٰ کے آگے اپنے فعل کا جوابدہ ہے - خواہ وہ ریاست کابل کا امیر ہو - یا ملک مصر کا فرعون - خواہ وہ لاہور کا ظفر علی خان ہو - یا وادی مکہ کا "ابوالحکم" -

خلافت کا جنازہ

جناب ڈاکٹر کچلو صاحب نے مجلس مرکزیہ خلافت کی صدارت سے بعض اختلافات کی بنا پر استعفےٰ دیدیا ہے - یہ دھکہ اس تحریک کیلئے معمولی نہیں - یہی وجہ ہے - جناب مولوی شوکت علی صاحب نے ۲۰ر جولائی امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے کہا -

"خلافت کی بنیاد اس شہر میں رکھی گئی - اور اسی شہر میں اس کا جنازہ دفن ہوا" (تنظیم ۲۳ر جولائی)....

مسلم کس طرح مسلم بن سکتا ہے

مسلمانوں کو جب ان کی بداعمالیوں اور زبون حالیوں کی طرف توجہ دلا کر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ مصلح ربانی کی ضرورت محسوس کریں اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جسے اپنی مخلوق کی راہ نمائی کیلئے مبعوث کیا ہے۔ اسے قبول کریں۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ انہیں کسی مصلح روحانی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم ان کے پاس موجود ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کتابوں میں محفوظ ہیں۔ اور بزرگان ملت کے اقوال اور نصائح وہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ لیکن جب یہی لوگ علیحدگی کی گھڑیوں میں ضد اور ہٹ سے سینہ صاف کر کے اپنی حالت پر غور کرتے ہیں۔ تو انہیں حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت وہ مجسم التجا بن کر کہتے ہیں

"اے خدائے دو جہاں مسلم کو پھر مسلم بنا
پھر یہ سمجھا دے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہیں
اپنی پاپائی کا یارب ہم کو خود ہے اعتراف
ہم مسلماں ہیں۔ مگر ہم میں مسلمانی نہیں"

(رسالہ صوفی جولائی ۱۹۲۵ء)

صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر صرف قرآن کریم اور احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موجود ہونا کافی ہوتا۔ تو مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی جس کا وہ خود اعتراف کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے اس امر کی کہ قرآن کریم کے صحیح مطالب ومعانی اس کے حقائق ومعارف اور اس کی روح کو پاک وصاف بنانے والی تعلیم بیان کرنے والا کوئی ہو۔ اور وہ سوائے اس کے نہیں ہو سکتا۔ جسے خدا تعالیٰ مبعوث کرے۔ اور پھر جو اس کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔ پس اگر مسلمان فی الحقیقت مسلمان بننا چاہتے ہیں۔ اور ان کے دل میں یہ احساس حقیقی طور پر پیدا ہوا ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کریں۔ جن کے سوا اس زمانہ میں کسی نے یہ منصب پانے کا دعویٰ بھی نہیں کیا۔ چہ جائیکہ کوئی ثبوت رکھتا ہو۔

مسلمانوں کا سیاسی اجتماع اور اسکے مخالفین

معترض سرکار رسالہ "تبلیغ" ماہ جولائی لکھتا ہے:-

"آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے متعلق اہتمام ہو رہے ہیں۔ عنقریب جلسہ منعقد ہونے والا ہے۔ اہلحدیث وحنفی علماء مصر ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اس میں شامل ہونے کی مستحق نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ ان حضرات کے نزدیک مسلم نہیں کہلا سکتی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو بالفرض اگر ان مکفرین متین کے چھٹے بڑوں کے زعم میں نامسلم بھی ہے۔ تاہم وہ اپنے قول کے مطابق تو مسلمان ہے۔ اور اگر مسلمان بنانے کی ٹھیکہ داری کا سرٹیفکیٹ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں تو بالیقین وہ ویسے ہی مسلمان ہیں جیسے یہ۔ پھر اگر کانفرنس کی شمولیت سے کچھ بھی فائدہ ہو جائے۔ تو مکفرین کا کیا نقصان ہوگا" اگر اس قسم کا نفع ونقصان سمجھنے کی اہلیت ان لوگوں میں ہوتی۔ تو مسلمان آج دیگر اقوام کے مقابلہ میں اس قدر پس ماندہ اور ذلیل نہ ہوتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کی عقل پر پردے پڑ گئے ہیں۔ اس لئے ان کا ہر فعل

چودھویں صدی کے مولوی

روحانیت کے بادشاہ نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار سے جو سرٹیفکیٹ اس زمانہ کے "علما" کو ملا۔ وہ یہ ہے۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ پھر آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ہاتھوں مدت مدید تکلیفیں اٹھا کر اور کفر کے تیروں سے گھائل ہونے کے بعد صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا "بدذات فرقہ مولویاں" مگر مسلمان کہلانے والے دنیاوی بادشاہ جن کی حمد وثنا کرتے ان بیچاروں کی زبانیں خشک ہو گئیں۔ انہوں نے بھی ان بدنصیبوں کی قدر نہ کی۔ چنانچہ غازیان اسلام ومحافظان خلافت "نے اول تو خود ساختہ "خلیفۃ المسلمین" کو جلاوطن کیا۔ اور پھر علماء سے نہ صرف جبیں نے جھوٹ بکا بلکہ ان میں سے بعض کو دار پر کھینچا۔

اب امیر امان اللہ خاں والئے کابل نے دم کرنے کے ماہر مولویوں اور علماء کو مندرجہ ذیل خطابات عطا کر کے توپ سے اڑا دیا:-

"گندہ ناتراش۔ مردود ملا۔ ابلہ فریب۔ خائن ملعون ملعون بے ایمان۔ بدکردار" ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

کوئی اسے بدزبانی کہے۔ مگر میں تو یہی کہوں گا کہ حق بحقدار رسید۔

میں اپنے اہل وطن مسلمانوں سے پوچھتا ہوں۔ یہ سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہوئے۔ کبھی آپ نے یہ بھی سوچا۔ کہ ایسا کیوں ہوا۔ علماء کا یہ انجام حضرت مسیح موعودؑ کی عداوت کا ثمرہ ہے۔ ہاں ان سزاؤں پر مشیت ایزدی سے بغاوت کا پردہ ڈالا گیا تاکہ اسے وہی سمجھیں جنہیں نور فراست عطا کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے علماء سوء نے حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو زبان اور قلم سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ کیونکہ اس سے زیادہ انہیں مقدرت ہی نہ تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

"قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے"

یہ تحریک خلافت کے ذریعہ نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ جب علماء حکومت کے خلاف کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے اس الہام کی صداقت کے لئے گرفتار ہو کر گواہی دی۔ اور ان کی حرماں نصیبی دیکھو کہ یہ ایک بین ثبوت ہے۔ کہ جس مقصد کے لئے وہ کھڑے ہوئے تھے یعنی خلافت اس کا نام ونشان مٹا دیا گیا۔

لیکن حکومت کابل میں جب حضرت مسیح موعودؑ کا نام پہنچا۔ تو چونکہ وہاں کے علماء سوء درندہ صفت اپنی حکومت پر نازاں تھے۔ انہوں نے فتووں کے علاوہ اپنی حکومت کو مجبور کیا۔ کہ وہ احمدیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ ہندوستان کے علماء نے تو صرف گالی گلوچ اینٹ پتھر پر ہی کفایت کی تھی۔ اس لئے سزا بھی انہیں ہلکی ملی یعنی قید۔ مگر ان درندوں نے چونکہ احمدیوں کے گھروں کو جلایا۔ کئی جانوں کا نقصان کیا۔ اور اپنے بادشاہ کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ تین معصوم احمدیوں کے خون سے اپنا نامہ اعمال داغدار کرے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی حکمت نے انہیں اپنی قومی اور مذہبی حکومت کے خلاف کھڑا کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اور اس کے غلاموں کی عداوت کی سزا کا حکم امیر امان اللہ خان کی زبان سے اس طرح جاری کرایا۔ کہ:-

"میں تم کو اور تمہاری اولاد دونوں پر نفرین ولعنت بھیجتا ہوں۔ لیکن پھر بھی ایک بچہ جو کم عمر ہے۔ اسے قید کی سزا دی جاتی ہے۔ اور اس کے سوا ان تمام ملاؤں کو فوراً نشانہ تفنگ بنا دو"

حضرت مسیح موعود نے جب علماء کی بدکرداریوں اور بدعملیوں کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ تمہارا اسلام حقیقی اسلام سے کوسوں دور ہے۔ تو علماء سوء نے شور مچا دیا۔ لیکن اب اسی فقرہ کو امیر امان اللہ صاحب نے اپنی اسی تقریر میں اس طرح دہرایا ہے۔

"او خائنو۔ میں تم کو اور تمہارے اسلام کو صحیح اسلام سے بہت دور سمجھتا ہوں۔ اور یہ کفر کے مترادف ہے"

اب دیکھئے۔ کہ دم کرنے والے پیر اور بزبان امیر حلوہ مانڈہ کھانے والے ملا امیر کے لئے کس رنگ کا فتویٰ تیار کرتے ہیں۔

(شیخ مشتاق حسین۔ دار السلام۔ گوجرانوالہ)

امیر صاحب کابل پر اپنے خلاف بغاوت کرانے والے علماء کی حالت سے خوب واضح ہو گیا ہے۔ کہ اس زمانہ کے علماء کہلانے والے کس قدر فتنہ پرداز۔ دروغ گو۔ اور جذبات حق وصداقت سے محروم ہو چکے ہیں۔ کاش اس حقیقت کو امیر صاحب اس وقت بھی مد نظر رکھتے۔ جب انہی علماء کے بھائی بندوں نے بے گناہ اور معصوم احمدیوں کو محض اختلاف عقائد کی وجہ سے مرتد کہہ کر قابل سنگساری قرار دیا۔ اور امیر صاحب نے ان کے آگے سر جھکا کر مظلوم احمدیوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔

نزع کے وقت سورہ یٰسین کی تلاوت کی حکمت

مسلمانوں کا دستور ہے۔ اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔ کہ جان کنی کے وقت مریض کے پاس سورہ یٰسین پڑھی جاتی ہے جس کے متعلق عام طور پر یہ بات مسلم ہے۔ کہ اس سے جان کنی کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ بظاہر یہ حکم محض ایک رسم معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مریض کی حالت بعض دفعہ نزع کے وقت ایسی خراب ہوتی ہے کہ وہ اپنی مادری زبان بھی بخوبی سمجھ نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ غیر ملکی زبان (عربی) سمجھ سکے۔ ایسی صورت میں اس کو سورہ یٰسین سنانا بالکل بے فائدہ اور محض رسمی معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ عاجز اپنے بھائیوں کی مزید واقفیت کے لئے اور مخالفین کو اس کی حکمت بتانے کے لئے انشاء اللہ اس مضمون میں مختصراً یہ ثابت کریگا کہ اسلام کا یہ حکم رسمی نہیں۔ بلکہ اپنے اندر ایک دلچسپ فلاسفی رکھتا ہے۔ اور عظیم الشان صداقت پر مبنی ہے ؛

علم النفس کے ماہروں نے دماغ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک بالائی کانشس حصہ اور دوسرا نچلا سب کانشس حصہ۔ کانشس حصہ خارجی اثرات کو قبول کر کے حس پیدا کرتا ہے۔ اور سب کانشس بھی اثر قبول کرتا ہے۔ مگر عام طور پر حس پیدا نہیں کرتا گو نقش جمع رکھتا ہے ؛

علمائے سب کانشس حصہ کے متعلق بڑے بڑے عجائبات معلوم کئے ہیں۔ جو طوالت کے خوف سے یہاں بیان نہیں کئے جا سکتے۔ صرف ان کا ذکر کیا جائے گا۔ جن کا اس مسئلہ کو سمجھنے سے تعلق ہے ؛

جب کانشس حصہ دماغ کو زوال شروع ہو جائے۔ تو موت کا خوف کم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بڑھاپے کے ساتھ موت کا خوف کم رہ جاتا ہے۔ اور بوڑھے عموماً موت کا انتظار اطمینان اور سکون قلب سے کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف جوانی کی عمر میں جب کانشس حصہ دماغ اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ موت نہایت خوفناک صورت میں نظر آتی ہے۔ اسی لئے جوان عموماً موت سے بہت ڈرتے ہیں۔ اور بخوشی اسے قبول کرنے کے لئے بہت کم تیار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالے نے دماغ میں یہ خوبی رکھی ہے۔ کہ حقیقی خطرہ کے وقت جس کا نتیجہ لازماً موت ہو۔ اور زندگی کے بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ اس وقت کانشس حصہ کی طاقت اور حس (جو اس سے قبل بہت تیز تھی) کم ہو جاتی ہے۔ اور مریض اطمینان قلب کے ساتھ موت کو خوش آمدید کہتا ہے ؛

بعض کا خیال ہے۔ کہ یہ جرأت اور حوصلہ کا نتیجہ ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دماغ کی ایک عجیب خصوصیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالے نے اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت ہر فرد بشر میں خواہ وہ دلیر ہو۔ یا بزدل یکساں طور پر رکھی ہے۔ پس اس کا ظہور ایسے خطرات کے وقت میں ہوتا ہے۔ یعنی اس وقت کانشس حصہ دماغ کی حس باطل کر دی جاتی ہے۔ جس سے مریض کی قوت متفکرہ۔ قوت متخیلہ اور شعور وغیرہ سب زائل ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ہمیشہ کی جدائی (موت) کو کسی قسم کا غم یا درد محسوس کئے بغیر قبول کر لیتا ہے ؛

اسی اصل کے ماتحت اسلام نے یہ حکم دیا۔ کہ جب کوئی مومن مرد یا عورت جان کنی کی حالت میں ہو۔ تو اس کے پاس سورہ یٰسین کی تلاوت کی جائے۔ یہ حکم محض رسم نہیں۔ بلکہ اپنے اندر فوائد اور حکمتیں رکھتا ہے۔ روحانی فوائد کے علاوہ جو مریض کے عقیدہ اور ایمان کے مطابق اس کو پہنچتے ہیں۔ اس حکم میں اور بھی فوائد ہیں۔ جو علم النفس کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں ؛

اس سورہ کی تلاوت سے مریض کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ موت کا وقت قریب ہے۔ اور زندگی کی کوئی آس باقی نہیں موت اسی وقت تک خوفناک معلوم ہوتی ہے۔ جب تک زندگی کی آس ہو۔ کیونکہ اس کو کبھی یہ خیال آتا ہے۔ کہ شاید میں بچ جاؤں۔ اور کبھی سمجھتا ہے۔ اب زندگی کی کوئی امید نہیں غرضیکہ اس طرح کبھی موت کا اور کبھی زندگی کا خیال اس کے کانشس حصہ میں آتا ہے۔ جس سے بے اطمینانی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مریض شش و پنج میں پڑا رہتا ہے۔ جس سے موت (جان کنی) کی تکلیف بڑھ جاتی ہے ؛

مریض کو چونکہ اپنے پچھلے مشاہدہ کی بنا پر علم ہوتا ہے کہ سورہ یٰسین اسی وقت پڑھی جاتی ہے۔ جب موت قریب ہو اور زندگی کی کوئی آس باقی نہ رہے۔ اس لئے جب یہ سورہ پڑھی جائیگی۔ تو اس کو یقین ہو جائے گا۔ کہ موت قریب ہے۔ وہ زندگی کا خیال دل سے نکال دے گا۔ اور صرف ایک ہی خیال (موت) اس کے کانشس حصہ پر رہے گا۔ جس سے شش و پنج کی حالت دور ہو جائیگی۔ جان کنی کی تکلیف بھی کم ہو گی۔ اور مریض ایک مطمئن قلب کے ساتھ اپنے آقا کو جا ملیگا۔

ایک اقبالی قاتل جب تک اس کو معافی یا بھاگ نکلنے یا پھانسی کے حکم کی اپیل کے منظور ہو جانے کی امید ہو۔ موت سے بہت ڈرتا ہے۔ اور پھانسی کے نام سے گھبراتا ہے مگر جب اپیل نامنظور ہو جائے۔ اور پھانسی کا آخری حکم سنا دیا جائے۔ اور زندگی کی کوئی آس باقی نہ رہے۔ تو پھر اس کے کانشس حصہ دماغ کی طاقت اور حس کم ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ بالکل نڈر ہو جاتا ہے۔ اور پھانسی کی طرف ایک مطمئن قلب کے ساتھ جاتا ہے ؛

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ یہ جرأت اور حوصلہ کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ دماغ کی اسی خوبی کا نتیجہ ہے۔ جو خالق حقیقی نے اس میں ودیعت کر دی ہے۔ یعنی کانشس حصہ دماغ کی حس کا باطل ہو جانا۔ جس سے قوت متفکرہ زائل ہو جاتی ہے۔ اور موت کا غم اور فکر دور ہو جاتا ہے۔ ایک بزدل سے بزدل انسان بھی حقیقی خطرہ کے وقت جس کا لازمی نتیجہ موت ہو۔ اسی اطمینان قلب اور بہادری کے ساتھ کام کرے گا۔ جس طرح ایک جری اور دلیر انسان کرتا ہے ؛

میرے مضمون کو پڑھ کر شاید بعض بھائیوں کو یہ شک گزرے کہ سورہ یٰسین پڑھ کر ہم مریض کی رہی سہی آس مٹا کر اس کی موت کو قریب کر دیتے ہیں۔ مگر یہ خیال قلت تدبر کا نتیجہ ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ امید اور آس میں بڑی طاقت ہے۔ آس مریضوں کو تندرست اور یاس تندرستوں کو بیمار کر سکتی ہے۔ مگر یہاں حالات اور ہیں۔ سورہ یٰسین صرف اسی وقت پڑھی جاتی ہے۔ جب زندگی کی کوئی آس باقی نہ رہے۔ اس کو خدا تعالے کی رحمت سے مایوسی کہنا بھی درست نہیں۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ بتاتا ہے۔ کہ جب مریض کی مثلاً آنکھیں پتھرا جائیں۔ ان کی چمک مدھم پڑ جائے۔ اور حس کم ہو جائے۔ سانس ٹھنڈا پڑ جائے۔ نبض بہت کمزور اور تیز ہو جائے وغیرہ وغیرہ تو موت قریب ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سورہ یٰسین کی تلاوت کی جاتی ہے ؛

گو کنبہ کے لوگ عموماً ڈاکٹر یا طبیب نہیں ہوتے۔ اور ان کو موت کی مخصوص علامات کا علم نہیں ہوتا۔ مگر ہر سمجھدار باپ اور ہر ہوشیار ماں اپنے پچھلے تجربہ کی بنا پر فوراً تاڑ جاتی ہے۔ کہ نزع کا وقت قریب ہے۔ چنانچہ بعض تو مریض کی حرکات سے اور بعض ذکی الحس لوگ سونگھ کر بتا سکتے ہیں۔ کہ موت قریب ہے (حبشی اقوام میں یہ بات عموماً پائی جاتی ہے) یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مریض سورہ یٰسین کے پڑھ چکنے کے بعد بچ رہے۔ یا اتنی جلدی موت واقع ہو جائے۔ کہ تلاوت کا موقع ہی نہ ملے۔ مگر یہ استثنائی صورتیں ہیں۔ اور شاذ کے حکم میں آ سکتی ہیں ؛

فلسفہ جدید اور علم النفس کی نئی تحقیقاتوں نے اس عظیم الشان مسئلہ کی حکمت کو بخوبی واضح کر دیا ہے۔ پس نادان ہے وہ جو ان تحقیقاتوں کا علم رکھتے ہوئے اس حکم پر اعتراض کرے۔

خاکسار:۔ چوہدری محمد شاہ نواز خاں۔ اسسٹنٹ سرجن۔ جہلم

خلافت احمدیہ

بعہد خلافت اول بعض منکرین خلافت کی طرف سے اظہار الحق وغیرہ گمنام ٹریکٹ شائع ہوئے تھے۔ اسوقت انکے جوابات میں انجمن انصار اللہ کی طرف سے ۹۶ صفحہ کا مدلل ٹریکٹ چھپا تھا۔ اس میں مسئلہ خلافت کو قرآن و حدیث

اشتہارات

کشتہ سونا و موتی

تمام بدن کو طاقت اور قوت دینے کے لئے عموماً اور کمزور قوتوں کو بحال کر کے ترقی دینے کے لئے خصوصاً

کشتہ سونا و موتی ہے

مقوی اعصاب و اعضاء رئیسہ و حرارت عزیزی کی حفاظت کے لئے

کشتہ سونا و موتی ہے

اختلاج قلب۔ کمزوری دل و دماغ و جگر کا تریاق جسمانی قوتوں کو قائم رکھنے والا

کشتہ سونا و موتی ہے

تمام جسمانی قوتوں کو قائم رکھنے والا

کشتہ سونا و موتی ہے

گردہ و مثانہ کی بیماریوں کا تریاق کشتہ سونا و موتی ہے۔ کمی خون خفقان وسواس وہم جنون مرگی۔ کمزوری معدہ کیلئے قوی اثر رکھنے والا اپنی صفات میں اکیلا

کشتہ سونا و موتی ہے

دق اور سل جیسی مزمن اور مہلک بیماری میں خصوصیت سے مفید

کشتہ سونا و موتی ہے

کثرت مطالعہ و علمی مشاغل و دیگر دماغی محنتوں سے تکان ہو۔ زیادہ بیٹھنے سے درد کمر پیدا ہو۔ یا عموماً اعضاء شکنی رہتی ہو۔ تو ان حالات میں انشاء اللہ علی الخصوص مفید

کشتہ سونا و موتی ہے

قیمت خوراک ایک ماہ ۱۵ پندراں روپیہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

"تریاق چشم" (رجسٹرڈ) کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (دیسی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے"

دستخط انگریزی صاحب سول سرجن۔ نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے دھمہ فی تولہ تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ موازی دار بھی بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) (گڑھی شاہدولہ صاحب) گجرات۔ پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

لوک چند ولد اوتم چند ذات سنچدیو سکنہ احمد پور تحصیل شورکوٹ بنام احمد وغیرہ

دعویٰ ۔/۲۷۴

اشتہار بنام احمد۔ غلام قاسم۔ پہلوان۔ پسران میر سلطان اقوام سیال سکنہ ۱ دہیت کوٹ ۲۳۲ احمد پور تحصیل شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱۲ ۸/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاویگی ۲۴ ۷/۲۵

دستخط حاکم مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

ہیرانند ولد دولارام کیوارہ سکنہ نگھیانہ۔ بنام عارف علی شاہ

دعویٰ ۳۳۶-۹-۶

اشتہار بنام عارف علی شاہ ولد سید محمد علی شاہ ذات سید سکنہ جوئی بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱۰ ۸/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ تحریر ۲۳ ۷/۲۵

دستخط حاکم مہر عدالت

تصحیح

اجرت اشتہارات میں تہائی و چوتھائی و چھٹا حصہ صفحہ کا نہیں بلکہ کالم کا مراد ہے

(مینیجر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین خاں صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

بھولا سنگھ ولد کشن سنگھ ذات اروڑہ ساکن کوری تحصیل راولپنڈی۔ مدعی

بنام

کرم دین و فتح خاں دوکان دار سکنہ گگوال تحصیل گوجر خاں۔ مدعا علیہ

۳۴۵-۶-۰

ہرگاہ مدعا علیہم مقدمہ ہذا میں حاضری عدالت ہذا سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے۔ اب تاریخ پیشی ۱۴ ۸/۲۵ مقرر کی گئی ہے۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اشتہار ہذا تشہیر کی جاتی ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا مورخہ ۱۴ ۸/۲۵ کو برائے جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو جاویں۔ ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۲۵ء بثبت مہر عدالت ہذا و دستخط ہمارے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

بعدالت مولوی ابراہیم صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر بی۔ اے۔ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

سارنگ رام ولد سریکھو مل ذات کھتری۔ سکنہ ایجی پور

بنام

نانی وولد خیراتی ذات چوہڑہ سکنہ ٹاہلی حال وارد چک ۱۰۷ سکنہ نکا باڑی تحصیل لائل پور ضلع لائل پور

دعوےٰ لعہ بروئے ہی

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں۔ مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اخبار الفضل قادیان میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بتاریخ ۱۲ ۸/۲۵ کو مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً یا کسی مختار کی وساطت سے حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو کارروائی یکطرفہ اس کے خلاف عمل میں لائی جائیگی

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۷/۲۵ جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

ہندوستان کی خبریں

—— انجینیروں کی کانفرنس کے خطبہ صدارت میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان اور لنکا کی درمیانی آبنائے پر عظیم الشان ریلوے پل تیار کیا جائے گا ؛

—— ڈاکٹر کچلو آل انڈیا خلافت کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ استعفی کی وجوہات یہ ہیں۔ کہ ترک موالات کے پروگرام کے بعض فقروں کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو اختلاف ہے ؛

—— معاصر پرتاب اس خبر کی اشاعت کا ذمہ دار ہے۔ کہ جن اکالی رہنماؤں کے مقدمہ کی سماعت قلعہ لاہور میں ہو رہی ہے وہ قید خانہ میں ایک دوسرے کے ساتھ کسی مسئلہ پر جھگڑ پڑے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے ایک کا کوئی عضو بھی ٹوٹ گیا۔

—— کوہاٹ کے فساد کے بانی لالہ جیون داس نے چیف کمشنر صوبہ سرحد کی خدمت میں رحم کی درخواست کی تھی۔ جسے صاحب موصوف نے نامنظور فرمایا ؛

—— کسولی ۲۰ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انبالہ نے مسٹر جی۔ پی۔ سی۔ ہومز کو جو کہ کھلے میدان میں عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں۔ انسپکٹر پولیس کی شکایت پر سمن بھیجا۔ کہ وہ ۸ جولائی کو حاضر عدالت ہو کر وجہ بیان کرے۔ کہ کیوں اس سے قیام امن کے لئے ضمانت نہ لی جائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سنیچر وار ۴ جولائی کو سمن نکالا۔ مسٹر ہومز کو سوموار ۶ جولائی کو سمن ملا۔ مسٹر ہومز نے اسے عدالت میں یہ لکھ کر واپس بھیجدیا۔ کہ چونکہ عدالت سبت کے دن اجلاس کر کے خداوند کے ساتویں دن کے حکم کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے۔ اس لئے میں بھی عدالت کے حکم اور سمن کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اس پر مسٹر ہومز کو گرفتار کر کے عدالت کے سامنے ۸ جولائی کو پیش کیا گیا۔ سماعت مقدمہ کے لئے ۱۷ جولائی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ اب ۲۹ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ مسٹر ہومز کو حاضر ضمانت لیکر مقدمہ کے خاتمہ تک رہا کیا گیا ہے ؛

—— عید قربان کے موقع پر دیوبندی اور بریلوی دونو جماعتوں کے لوگ نماز پڑھنے کے لئے جمع ہوئے۔ نماز کے وقت دونو جماعتوں کے پیش نماز نے امامت کرنی چاہی۔ لیکن دونو ایک دوسرے کے امام کو روکنے لگ گئے۔ اور نوبت مار پیٹ تک پہنچ گئی ؛

—— مسٹر سی۔ وائی چنتامنی نے انڈین ڈیلی میل کی ایڈیٹری سے جس کا عارضی چارج انہوں نے اس مہینہ کے شروع میں لیا تھا۔ استعفے دے دیا ہے ؛

—— جیتو کے گوردوارہ گنگسر کی یاترا اور اکھنڈ پاٹھ پر جو پابندی عائد کی گئی تھی۔ ا۔ سے ہٹا دیا گیا شہیدی جتھے جیتو میں گوردوارہ گنگسر میں ۲-۳۵ بجے دوپہر کے بغیر کسی قسم کی روکاوٹ کے داخل ہوئے ؛

—— صوبجات متوسط کی لیجیلیٹو کونسل میں ایک ممبر اس امر کی تحریک کریں گے۔ کہ جیل کے ضبط کی خلاف ورزی کے جرم میں جیلوں میں جو بید زنی کی سزا دی جاتی ہے۔ اسے منسوخ کیا جائے ؛

—— علاقہ اوڑیسہ مہاندی میں پانی بڑھ رہا ہے۔ اور بہت سے گاؤں بہ گئے۔ جس کی وجہ سے ہزاروں اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ خصوصاً اضلاع کٹک اور پوری میں بہت سی جانوں کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ کیا جا رہا ہے ؛

ممالک غیر کی خبریں

—— اس وقت مراکش میں فرانس کی ایک لاکھ ۲۵ ہزار فوج برسر پیکار ہے ؛

—— اخبار ڈیلی۔ ایکسپریس نے اپنے نامہ نگار القدس کا ایک تار شائع کیا ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس کو یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ برطانوی حکومت نے عقبہ اور معان پر قبضہ کر کے ان کو مشرقی یردان میں شامل کر دیا ہے۔

—— لنڈن ۱۰ جولائی۔ ٹائمز کا نامہ نگار ریگا کننگز ڈ کے وسائل سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روس نے زار روس کے ذاتی سامان کو فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس میں اس کا فرنیچر قالین اور کمبل وغیرہ بھی شامل ہیں ؛

—— فاس ۱۹ جولائی۔ ایک فرانسیسی کمیونیکے میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسیوں کو باب حسین اور ذرادلجرین کے جنگی مقامات ریفیوں کے سخت حملے کی وجہ سے چھوڑنا پڑے ان حملوں میں ریفیوں کا بہت نقصان ہوا ؛

—— لنڈن ۱۸ جولائی۔ آج صبح ملک معظم نے لارڈ ریڈنگ کو الوداعی شرف ملاقات بخشا۔ آپ ہندوستان میں جلد واپس آنیوالے ہیں ؛

—— لنڈن ۲۰ جولائی۔ آئیندہ موسم خزاں میں سر وور ہنگٹن غیر سرکاری طور پر ہندوستان کی سیاحت کرینگے۔ دوران سیاحت میں وہ شمالی فوج کی مصنوعی جنگ اور دیگر فوجی مرکزوں کا معاینہ کرینگے ؛

—— لنڈن ۲۱ جولائی۔ محکمہ بحریہ کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی ہے۔ کہ ۵ کروزروں کی تعمیر منظور کی جائے۔ مگر مسٹر چرچل وزیر مال کفایت شعاری کی بنا پر اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور یہ مخالفت اس قدر بڑھی ہے۔ کہ اگر مسٹر چرچل کی بات نہ مانی گئی۔ تو وہ استعفاء داخل کر دینگے۔ وزیر اعظم مسٹر بالڈون باہمی مفاہمت کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک اس بارہ میں ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے ؛

—— لنڈن ۲۰ جولائی۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ اس کو امید ہوئی ہے۔ کہ درۂ خیبر ریلوے حکومت افغانستان کے ساتھ ہمارے رفیقانہ تعلقات کو مزید تقویت دینے کا باعث ہو گی۔ مزید برآں کہا۔ کہ اس ریلوے کی تعمیر سے قطعاً یہ ارادہ نہیں ہے۔ کہ افغانستان کو کچھ نقصان پہنچایا جائے۔ یقین ہے۔ کہ افغانستان اس ریلوے کو اپنے لئے بڑے آرام کا باعث خیال کرے گا ؛

—— مشہد۔ ضلع باجرز سے جس پر اسرار بیماری کی خبر آئی تھی۔ اس کی تحقیقات و تشخیص خوردبین کے ذریعہ کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بخار ہے۔ یہ بیماری علاقہ میں وسیع طور پر پھیلتی جاتی ہے ؛

—— شریف حسین قبرص پہونچ گئے ہیں۔ اور برطانیہ کے مہمان ہیں۔ برطانیہ نے انہیں ایک شاندار مکان دیا۔ اور ہر طرح خاطر و مدارات کرتی ہے ؛

—— جرمن پارلیمنٹ نے اس مجلس کی روداد کو منظور کر لیا جو اس امر کی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ کہ ۱۹۱۸ء میں جرمنی کو کن وجوہات پر شکست ہوئی۔ اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے ٹائمز کا نامہ نگار برلن سے لکھتا ہے۔ مجلس مذکور کوئی متفقہ فیصلہ نہ کر سکی۔ اقلیت اور اکثریت نے علیحدہ علیحدہ داد پیش کی۔ جن میں سے ایک پر سوشلسٹوں اور دوسری پر اشتراکیین کے دستخط ہیں۔ اکثریت اس فیصلے پر پہنچی ہے۔ کہ شہادتوں کے ذریعے سے کسی شخص پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔ بخلاف اس کے کہ اقلیت نے یہ سفارش نہیں کی۔ کہ مقدمہ چلائے۔ کہ دونوں جرنیل وان ہنڈنبرگ اور وان لوڈنڈارف ملامت کے مستحق ہیں۔

—— لزبن (پرتگال) تمام باغیوں نے ہتھیار ڈالدیئے تمام ملک میں مارشل لا نافذ کیا گیا ہے ؛

—— مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار متعینہ پیرس رقمطراز ہے۔ کہ فرانس میں یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے فرانس کی آبادی زیادہ ہو جاوے۔ اس کے لئے پرائیویٹ بل پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جن کی بیویاں مر چکی ہیں۔ یا جو اپنی بیویوں کو طلاق دے چکے ہیں۔ وہ دوبارہ شادی کر سکیں۔ اس مسودہ میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اس ضابطہ کو منسوخ قرار دیا جائے۔ جس کی رو سے اگر بیوگان دوبارہ شادی کر لیں۔ تو ان کو اپنے نابالغ بچوں کی جائیداد پر قانونی تصرفات کا حق نہیں رہتا ہے۔ نیز اس قانون کو بھی کالعدم قرار دیا جائے۔ جس کی رو سے بیوہ عورتیں اور رنڈوے اگر دوبارہ شادی کریں۔ تو وہ متوفی شرکاء کی جائیداد کی وراثت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ تیسرا ضابطہ جس کا استرداد مطلوب ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سوتیلی مائیں اگر دوبارہ شادی کریں۔ تو وہ اپنے سوتیلے بیٹوں اور سوتیلی لڑکیوں سے گذارہ وصول نہیں کر سکتے ؛

(منشی محمد عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر الفضل کے لئے قادیان سے شائع کیا)